S-2002-1-502-511

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ضمنی 1 ایس سی آر

مهادیو ساهنی اور دیگران
بنام۔
اسٹیٹ آف بهار

13 اگست 2002

امیش سی بینر جی اور وائی کے سبھر وال، جسٹسز۔

تعزیراتی ضابطہ، 1860 - دفعات 302/149، 147، 148 اور 304 حصہ II/149 -قتلِ عمد- دفعات 302/149، 147 اور 148 کے تحت اثباتِ جُرم- عدالت عالیہ کے ذریعہ برقرار رکھا گیا- مختلف افراد کے ذریعہ مختلف ہتھیاروں سے حملہ- طبی شواہد نے حملے کے لیے استعمال ہونے والے ہتھیاروں کے بارے میں استغاثہ کے مقدمے کی حمایت کی- دفعہ 304/149 کے تحت اثباتِ جُرم کو تبدیل کرنے کی درخواست- منعقد: کہ اثباتِ جُرم کو تبدیل کرنے کے لیے کوئی حقیقی حمایت نہیں ہے- استغاثہ دفعہ 302/149 کے تحت الزامات قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔

عمل اور طریقہ کار- شواہد کی تعریف- عدالت عظمیٰ کی طرف سے مداخلت- اگرچہ عام طور پر جائز نہیں ہے لیکن انصاف کے غلط ہونے یا بگاڑ کی صورت میں مداخلت کر سکتی ہے۔

استغاثہ کے مطابق اپیل گزاروں نے دو افراد پر مختلف ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں ان کی موت ہوگئی اور اس حملے کو گواہ استغاثہ نمبر 2 اور 4 نے دیکھا، اور اس حملے کی طبی شواہد سے تائید ہوئی۔

ٹرائل کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ ڈاکٹر کے شواہد سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ کون سے زخم آزادانہ طور پر عام نوعیت میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی تھے اور یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے ثبوت موجود ہیں کہ تمام ملزم آزادانہ طور پر قتلِ عمد کے مجرم تھے۔ اس طرح ملزموں کو مجرم قرار دیا گیا اور آئی پی سی کی دفعہ 302/149 کے تحت سزا سنائی گئی۔ عدالت نے مزید مجرم قرار دیتے ہوئے چار ملزموں کو دفعہ 148 اور باقی ملزموں کو دفعہ 147 آئی پی سی کے تحت سزا سنائی۔ عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کی۔

اس عدالت میں اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ انہیں دفعہ 302 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا اور ان کا جرم دفعہ 304 حصہ II/149 کے تحت آتا ہے کیونکہ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ ملزموں میں سے کس نے مہلک دھچکا مارا تھا جس کے نتیجے میں متوفی کی موت ہوئی تھی۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: .1.1 فوری معاملے میں دفعہ 302 کے بجائے دفعہ 304 حصہ دوم لانے کے لیے کوئی حقیقت پسندانہ حمایت نہیں ہے اور شواہد کی تعریف سے، ایک قطعی نتیجہ موجود ہے کہ استغاثہ دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھی گئی دفعہ 302 کے تحت الزامات قائم کرنے میں کامیاب رہا ہے اور اس کے مطابق تمام ملزموں کو صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا، اور اس کے علاوہ تین ملزموں کو دفعہ 148 آئی پی سی کے تحت مجرم قرار دیا گیا جبکہ دیگر ملزموں کو دفعہ 147 آئی پی سی کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ (510-ای، ایف، جی)

رام کشن اور دیگران بنام ریاست راجستھان (1997) 7 ایس سی سی 518، ممتاز۔

.1.2 چونکہ عدالت عالیہ میں اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران، اپیل کنندہ نمبر 2 اور 6 کا انتقال ہو گیا، اور چونکہ اس عدالت میں اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران اے 9 کا انتقال ہو گیا، اس لیے ان کے خلاف اپیل ختم ہو جاتی ہے۔ (511-بی، سی)

.2 یہ ریکارڈ کرنا معمولی بات ہے کہ عام واقعات میں عدالت عظمی ریکارڈ پر موجود شواہد کی دوبارہ تعریف یا مزید جانچ پڑتال نہیں کرے گی۔ لیکن یہ کوئی مستقل قاعدہ یا ناگزیر عمل نہیں ہے- انصاف کے انتظام میں لچک ہمارے انصاف کی فراہمی کے نظام میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ صورتحال کی ضرورت بھارتیہ فقہ کے نظام میں ایک بنیادی اصول ثابت ہوتی ہے اور انصاف پر مبنی ہونے کا نقطہ نظر انصاف کا مفاد اس عدالت کو اس موقع پر اٹھنے پر مجبور کرے گا اور اس طرح شواہد کی تعریف نہ کرنے کا ایک قاعدہ ثابت نہیں ہوگا- انصاف کی خرابی یا بدکاری عدالت عظمی کو بھی اس معاملے میں جانے پر مجبور کرے گی کیونکہ تکنیکی حیثیت انصاف کے راستے سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ (503-ایچ؛ 504-اے، بی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی فوجداری اپیل نمبر 574-575۔

فوجداری اے (ڈی۔ پی۔) نمبر 87 2 6 کے ساتھ۔ فوجداری اے (ڈی۔ بی۔) نمبر 74 آف 1987 پٹنہ عدالت عالیہ کے 22.2.1999 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل گزاروں کے لیے کے بی سنہا، آر آر دوبے، سرجیت کے سنگھ اور ایس بی اپادھیائے۔

سا کیت سنگھ، بی بی سنگھ کے لیے جواب دہندہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بینرجی، جسٹس: یہ ریکارڈ کرنا معمولی بات ہے کہ عام واقعات میں عدالت عظمی ریکارڈ پر موجود شواہد کی دوبارہ تعریف یا مزید جانچ پڑتال نہیں کرے گی۔ تاہم، ہم یہاں یہ شامل کرنے میں جلدی کرتے ہیں کہ یہ کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہے یا انصاف کے انتظام میں ناگزیر عمل کی لچک ہمارے انصاف کی فراہمی کے نظام میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ صورتحال کی ضرورت بھارتیہ فقہ کے نظام میں ایک بنیادی اصول ثابت ہوتی ہے اور انصاف پر مبنی نقطہ نظر انصاف کے مفاد کا ہونا اس عدالت کو اس موقع پر اٹھنے پر مجبور کرے گا اور اس طرح شواہد کی تعریف نہ کرنے کا ایک قاعدہ ثابت ہونے سے انصاف کی خرابی یا بدکاری پیدا

نہیں ہوگی یہاں تک کہ عدالت عظمی کو بھی اس معاملے میں جانے پر مجبور کرے گی کیونکہ تکنیکی حیثیت انصاف کے راستے سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

سیاق وسباق کے حقائق میں یہ مسئلہ تعین کے لیے آتا ہے کہ آیا حقیقت میں اس عدالت کی اس طرح کی اسقاط حمل کی وارننگ مداخلت ہوئی ہے اور جیسا کہ دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کی سزا کو دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 304 پارٹ II میں تبدیل کرنے کا دعوی کیا گیا ہے، اس معاملے کو بلاشبہ ریکارڈ پر موجود شواہد کی تفصیلی جانچ پڑتال کی ضرورت ہے لیکن زخموں کی نوعیت، طبی شواہد اور چشم دید گواہوں کا بیان تاہم زیر غور معاملے میں اس طرح کی پیش کش کو زیادہ اعتبار نہیں دیتا ہے۔

تاہم آیئے اس موقع پر مختصر طور پر حقیقت پسندانہ پس منظر کی طرف اشارہ کریں۔ حقائق استغاثہ کے مقدمے کو درج ذیل طور پر ظاہر کرتے ہیں:

8.5.84 کو تقریبا 11.30 شام کو مخبر منار مہتو (PW8) سیتامڑھی ضلع کے اندر تاریانی چوک پولیس اسٹیشن گیا اور ایف آئی آر (ایکسٹینشن 3) درج کرائی۔ اس میں یہ بتاتے ہوئے کہ اسی دن تقریبا 3 بجے وہ اپنے والد گجر مہتو، انکل بٹن مہتو، رام بلاس مہتو (پی ڈبلیو 4) اور رام چندر مہتو (پی ڈبلیو 2) کے ساتھ ترکی بازار گئے تھے۔ اپیل گزار جیولال ساہ اور لگنڈ یوساہ بھی ترکی بازار گئے تھے اور بازار میں جہاں بھی مخبر اور اس کے آدمی جاتے تھے وہ دونوں کچھ فاصلے پر رہنے کے بعد ان پر نظر رکھتے تھے۔ مارکیٹنگ کے بعد جب مخبر اور اس کے آدمی اپنے گھر کے لیے روانہ ہوئے تو اپیل گزار جیالال ساہ اور لگنڈ یوساہ ان سے آگے بڑھ گئے۔ جب مخبر اور اس کے آدمی گاؤں کے دامن کے راستے پر پہنچے، جو کہ گاؤں کمہرا میں واقع نندنا ساریہ میں بھرت سنگھ کے کھیت کے قریب لدورا ماہنواڑہ کی طرف جا رہے تھے، اچانک تمام اپیل کنندگان مکئی کی فصل کے کھیت سے آئے اور مخبر کے والد پر حملہ کرنا شروع کر دیا جو مخبر اور اس کے باقی ساتھیوں سے آگے جا رہے تھے۔ اپیل کنندہ لگنڈ یوساہ اور مہادیو ساہنی نے اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ وہ ان کی زمینوں کو بیچنے کے باوجود سب کو مار ڈالیں اور اس اشتعال پر اپیل کنندہ راجندر ساہنی نے مخبر کے والد پر لاٹھی اور اپیل کنندہ ناگا ساہنی پر دبیا (ایک تیز دھار کاٹنے والا ہتھیار) سے حملہ کرنا شروع کر دیا۔ جب مخبر کے چچا بٹن مہتو نے مخبر کے والد کو بچانے کی کوشش کی تو اپیل کنندہ لگنڈ یوساہنی نے اس پر گراسا سے حملہ کیا اور وہ زخمی ہونے کے بعد نیچے گر گیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ باچو ساہنی نے مخبر کے والد اور چچا پر 'پھٹھا' (بانس کی چھڑی) سے حملہ کرنا شروع کر دیا اور اپیل کنندہ شیام نندن ساہنی نے مخبر کے چچا پر تلوار سے حملہ کرنا شروع کر دیا۔ اپیل کنندہ راجن ساہنی اور بنود ساہنی نے مخبر کے والد کی گردن کے دونوں طرف لاٹھیاں لگا کر اپنی لاٹھیاں دبا دیں اور باقی اپیل کنندگان نے مخبر کے والد اور چچا پر لاٹھیوں سے اندھا دھند حملہ کرنا شروع کر دیا اور کہا کہ جب انہوں نے ان کی شناخت کر لی تو وہ انہیں ختم کر دیں گے۔ اطلاع دہندہ رام چندر ملتیو (پی ڈبلیو 2) اور رام بلاس مہتو (پی ڈبلیو 4) خوف سے کچھ فاصلے سے اس واقعے کو دیکھ رہے تھے۔ چاندنی کی رات تھی۔ جب مخبر نے ہلہ گاؤں والوں یعنی متان مہتو، پھول شنکر مہتو (ان میں سے کسی کی بھی جانچ نہیں کی گئی) کو اٹھایا تو رام ایکبل مہتو (پی ڈبلیو 6) اور موہن مہتو (پی ڈبلیو 5) نے جواب دیا کہ وہ آ رہے ہیں اور ان کے جوابات سننے کے بعد اپیل کنندگان بھاگ گئے لیکن اپیل کنندہ مظفر ساہنی پکڑے گئے اور انہیں پکڑنے والے

ہجوم نے ان پر حملہ کر دیا۔مخبر کو پتہ چلا کہ اس کے والد اور چچا کا انتقال ہو چکا ہے۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ جیسا کہ ریکارڈ پر دستیاب ہے، جگدیش مہتو کو لگنے والے زخموں کے حوالے سے اور جو بالآخر اسی کی زد میں آ کر دم توڑ گئے، درج ذیل ہے:

(i) آکیپیٹل حصے کے بائیں جانب کھوپڑی کی گہرائی میں "1/4"x1/3 1 کا زخم۔

(ii) آکیپیٹل حڈے کے بائیں جانب کھوپڑی کی گہرائی میں "1/4 x "1/4 1 زخم۔

(iii) ماتھے کے بائیں جانب کھوپڑی کی گہرائی میں "1/2 "X1/4 1 کا زخم۔

(iv) کھوپڑی کے بائیں حصے پر "1/4 "x 1/3 1 کھوپڑی کا زخم۔

(v) بائیں کان کے پیچھے بائیں عارضی حصے پر کھوپڑی کی گہرائی میں "1 x "1 زخم۔

(vi) بائیں کان کے پیچھے بائیں عارضی حصے پر کھوپڑی کی گہرائی میں "1/2' x 1/4 1 زخم۔

(vii) آکیپیٹل حصے کے بائیں جانب کھوپڑی کی گہرائی میں "2" x 1/4 زخم

(viii) سینے کے بائیں حصے کے پچھلے حصے میں "1/2" x 3/4 3 چوٹ لگنا۔

(ix) سینے کے بائیں جانب "1/2" x 1 4 چوٹ لگنا۔

(x) سینے کے دائیں جانب پیچھے "4" x 3/4 چوٹ لگنا۔

(xi) سینے کے دائیں جانب پیچھے "2" x 3/4 چوٹ لگنا۔

یہ ڈاکٹر بسوانا تھ بیجوریا ہیں، جو پی ڈبلیو 3 تھے، انہوں نے جگدیش مہتو کا پوسٹ مارٹم معائنہ کیا، جس میں نہ صرف لاش پر مذکورہ زخم پائے گئے بلکہ یہ بھی واضح طور پر درج کیا گیا کہ چوٹ نمبر (3) اور (5) تیز کاٹنے والے ہتھیار کی وجہ سے ہوئی تھی جو 'چھورا' یا 'گراسا' ہو سکتی ہے اور باقی چوٹیں سخت دھندلے مادے کی وجہ سے ہوئی تھیں جو کہ لاٹھی یا 'پھتھا' ہو سکتی ہیں اور وقت گزر گیا کیونکہ موت تقریباً 36 سے 60 گھنٹے کے اندر تھی۔انہوں نے کہا ہے کہ سخت موت غیر حاضر تھی اور موت مذکورہ زخموں کی وجہ سے صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

جہاں تک گجر مہتو کا تعلق ہے، پوسٹ مارٹم رپورٹ مندرجہ ذیل پوسٹ مارٹم سے پہلے کے زخموں کی نشاندہی کرتی ہے:-

(i) ٹھوڑی کے بالکل نیچے "2" x 1/4" x 1/4 کٹا ہوا زخم۔

(ii) ٹھوڑی کے دائیں جانب "1/2" x 1/3" x 1/4 1 کا زخم۔

(iii) منہ کے دائیں زاویے کے نیچے مینڈ یبل ایریا کے دائیں طرف "1" x 1/4" x 1/4 زخم۔

((iv) مینڈ یبل حصے کے دائیں جانب "3/4" x 1/5" x 1/5 کٹا ہوا زخم۔

(v) درمیانی پیریٹل حصے پر کھوپڑی کی گہرائی میں "1/2" x 1/2" x 1 زخم۔

(vi) آکیپیٹل حصے پر کھوپڑی کی گہرائی میں "1/2" x 1/2" x 1 زخم کا زخم۔

(vii) انگوٹھی کی انگلی اور دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے درمیان "1/2 x "1/2 x "1/4 1 پھٹنے پر زخم۔

(viii) سینے کے بائیں جانب کے اگلے حصے کے نچلے حصے پر "3/4 x "1/2 3 کا زخم لگنا۔

(ix) سینے کے نچلے حصے اور پیٹ کے اوپری حصے پر "1 x "4 کا زخم لگنا۔

(x) سامنے والے حصے میں سینے کے بالکل دائیں طرف "1 x "1/4 1 کا زخم لگنا۔

(xi) دائیں ران کی پچھلی سطح پر بروئس "3/4 x "3۔

(xii) دائیں ران کی پچھلی سطح پر "3/4 x "2 کا زخم لگنا۔

(xiii) بائیں ران کے مینڈیبل سائیڈ پر "1 x "1/2 3 بروئس۔

(xiv) گردن کے سامنے بروئس "1/2 x "1/2 1۔

یہ خود وہی ڈاکٹر ہے جس نے پوسٹ مارٹم کا معائنہ کیا اس نے یہ بھی درج کیا کہ مذکورہ چوٹیں، چوٹ نمبر (i) اور (iv) تیز کاٹنے والے ہتھیار کی وجہ سے ہوئیں جو کہ ڈبیا ہو سکتی ہے اور باقی چوٹیں سخت دھندلے مادے کی وجہ سے ہوئیں جو کہ لاٹھی اور بھالا ہو سکتی ہے اور وقت گزر گیا کیونکہ موت تقریباً 36 سے 46 گھنٹے تھی۔ سخت موت غیر حاضر تھی اور موت مذکورہ زخموں کی وجہ سے صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

جیسا کہ ریکارڈ پر دستیاب طبی شواہد استغاثہ کے معاملے کی تائید کرتے ہیں کہ دونوں متوفی کھجلی، گرسا اور ڈبیا جیسے ہتھیاروں سے لگنے والے زخموں کے ساتھ ساتھ کسی سخت دھندلے مادے سے بھی مارے گئے جو لاٹھی اور پھٹا کے زمرے میں ہو سکتے ہیں۔

اپیلوں کی حمایت میں پیش ہونے والے فاضل وکیل اپنے دلائل میں کافی واضح رہے ہیں کہ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ ملزموں میں سے کس نے متوفی کی موت کے نتیجے میں مہلک دھچکا لگایا تھا اور اس طرح کے دلیل کی حمایت میں فاضل سیشن جج کے مشاہدات کا سہارا لیا گیا ہے، جس کا ہم فی الحال حوالہ دیں گے اور سہولت کی خاطر، وہی ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

"اس معاملے میں ڈاکٹر کا ثبوت یہ ظاہر نہیں کرتا کہ متاثرین کے افراد کو لگنے والی چوٹوں میں سے کون سی چوٹیں آزادانہ طور پر عام نوعیت میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی تھیں۔ بلکہ اس کے شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ متاثرہ شخص کی موت صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے ہوئی جو کہ متاثرین پر زخموں کے جمع ہونے والے اثرات کی وجہ سے تھی۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ تمام ملزموں کا دونوں متاثرین کا قتلِ عمد کرنے کا مشترکہ ارادہ تھا۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیر قانونی اجتماع کرنے والا ہجوم اس حقیقت سے واقف تھا کہ وہ مسلح تھے اور اس کے نتیجے میں خوفناک نتائج بھی سامنے آ سکتے ہیں۔ معاملے کے اس تناظر میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ تمام ملزم افراد آزادانہ طور پر قتلِ عمد کے مجرم تھے جیسا کہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت ضروری ہے جس کے تحت تمام ملزموں پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس طرح میری رائے میں، تمام ملزم افراد کے خلاف میرے فاضل پیشرو کی طرف سے وضع کردہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت الزام ریکارڈ پر موجود شواہد سے

ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ ہماری بات چیت سے ظاہر ہوا ہے۔اس طرح ملزم افراد کو آئی پی سی کی دفعہ 307 کے تحت براہ راست الزام سے بری کر دیا جائے گا۔

تاہم، ریکارڈ پر موجود شواہد اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ تمام ملزم افراد نے اپنے اپنے مہلک ہتھیار سے وار کر کے شدید زخمی کرنے کا ارادہ کیا تھا جس کے سنگین نتائج ہو سکتے ہیں اور کچھ ملزم افراد کھلی، ڈبیا، گرسا اور لاٹھیوں جیسے مہلک ہتھیاروں سے زخمی ہو سکتے ہیں جس کے نتیجے میں دو متاثرین کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ڈاکٹر کے شواہد سے ثابت نہیں ہوتا کہ پی ڈبلیو کی طرف سے پیش کردہ ثبوت جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ بنود اور راجن نے گجڑ کو دو لاٹھیوں کے درمیان گلا گھونٹ کر اس کی گردن دبا کر قتل کیا تھا۔اگر یہ ڈاکٹر کے ثبوت سے ثابت ہوتا تو یقیناً پر ان دونوں ملزموں کی قسمت بالکل مختلف ہوتی اور انہیں آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت براہ راست الزام کا مجرم قرار دیا جاتا۔شواہد کے پیش نظر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمام ملزموں نے مشترکہ طور پر دونوں متاثرین پر چھلانگ لگا دی اور کچھ ملزموں کے بینڈوں پر مہلک ہتھیار سے شدید وار کرنے سے 2 متاثرین کا قتلِ عمد ہوا اور قتلِ عمد کے نتیجے میں کل وار ہوئے جو متاثرین پر زخموں کے جمع ہونے کے اثرات کے برابر تھے۔لہذا شواہد سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کچھ ملزموں نے اپنے اپنے ہتھیاروں سے متاثرین کی زندگیوں کے ساتھ راستہ بنانے کے اپنے مشترکہ مقصد پر مقدمہ چلانا شروع کیا اور دو متاثرین کا قتلِ عمد کیا۔اس طرح ان کے اعمال اور کارکردگی اور تمام آئی پی سی کی دفعہ 302 کے اطلاق کی ضمانت دیتے ہیں جسے آئی پی سی کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور تمام ملزم افراد پر آئی پی سی کی دفعہ 302/149 کے تحت بھی الزام عائد کیا جاتا ہے۔

یہ مذکورہ بالا کی بنیاد پر ہے کہ فاضل سیشن جج نے جرم کا فیصلہ واپس کیا اور تمام اپیل گزاروں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت عمر قید کی سزا سنائی۔اپیل کنندگان لگنڈ یو ساہنی، شیام نندن ساہنی اور ناگا ساہنی مزید ہیں۔آئی پی سی کی دفعہ 148 کے تحت مجرم اور 3 سال کی قید بامشقت سزا سنائی گئی اور باقی اپیل گزاروں کو مزید مجرم قرار دیا گیا اور آئی پی سی کی دفعہ 147 کے تحت 2 سال کی قید بامشقت سزا سنائی گئی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ اثباتِ جُرم اور سزا ہی ہے جس کی تصدیق عدالت عالیہ کرتی ہے اور اسی وجہ سے یہ اپیلیں اس عدالت کے سامنے کی جاتی ہیں۔

رام کشن اور دیگران بنام ریاست راجستھان (1997) 7 ایس سی سی 518) میں اس عدالت کا فیصلہ یہاں اپیل گزاروں کے لیے اس دلیل کے ساتھ مضبوط سہارا رہا ہے کہ اس عدالت کو اس نتیجے پر پہنچنا چاہیے کہ معاملے کے حقائق اور حالات میں اگر کوئی جرم ہے تو وہ صرف آئی پی سی کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 304 پارٹ II کے تحت آئے گا نہ کہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت۔تاہم، ہم اس کے ساتھ اپنی رضامندی درج کرنے سے قاصر ہیں۔اس تناظر میں رام کشن (اوپر) میں اس عدالت کے مشاہدات کچھ مطابقت رکھتے ہوں گے۔اس عدالت نے پیراگراف 3 سے 7 میں درج ذیل بیان کیا ہے:-

.3"ٹرائل کورٹ نے پایا کہ مقدمے میں ملزموں کے دو سیٹ تھے، ایک سیٹ کا تعلق کمہار ذات سے تھا جبکہ دوسرا

گجرات برادری سے تھا۔اپیل گزاروں کا تعلق گجر برادری سے ہے۔ٹرائل کورٹ نے پایا کہ چشم دید گواہوں کے شواہد جنہوں نے نہ صرف اپیل گزاروں بلکہ کمہار ذات سے تعلق رکھنے والے پانچ دیگران افراد کو بھی ملوث کیا تھا، پر مکمل طور پر یقین نہیں کیا جا سکا اور اس کے نتیجے میں کمہار ذات سے تعلق رکھنے والے پانچوں ملزموں کو شک کا فائدہ پہنچا اور انہیں بری کر دیا۔

4. ٹرائل کورٹ نے اپیل گزاروں کے معاملے میں شواہد کی تعریف کرنے کے بعد رائے دی کہ ریکارڈ پر ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے اپیل گزاروں کی طرف سے کوئی قبل از وقت مراقبہ ظاہر ہو۔ یہ بھی نتیجہ اخذ کیا گیا کہ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ 10 ملزموں میں سے کس نے بھوڑا کی موت کے نتیجے میں مہلک دھچکا لگایا تھا۔فاضل سیشن جج نے مزید مشاہدہ کیا کہ "یہ ایک معمہ بنی ہوئی ہے کہ بھورا کے قاتل کون ہیں"۔ یہ مشاہدہ اس تناظر میں کیا گیا تھا کہ مہلک چوٹیں کس کی وجہ سے آئیں، خاص طور پر جب استغاثہ کے مقدمے کے مطابق خود اپیل گزاروں میں سے کوئی بھی لاٹھی سے لیس نہیں تھا اور متوفی کو کچھ دھندلے ہتھیار کے زخم آئے تھے۔ہم نے پایا کہ استغاثہ نے جرم کے ساتھ اپیل گزاروں کی پیچیدگی کو قائم کیا ہے لیکن سوال، تاہم، ان کے ذریعے کیے گئے جرم کی نوعیت کے بارے میں ہے۔

5. اصل حملے سے نمٹتے ہوئے، فاضل سیشن جج نے مشاہدہ کیا ہے:

"چونکہ بھورا اور رامپھول نے رنجیتا کی ٹانگ توڑ دی تھی اور وہ وہاں سے لکڑی لانے کے لیے بیل گاڑی میں 'فوٹا ڈونگر' جا رہے تھے، اس لیے گجرات کے ملزموں نے اس صورت حال میں گاڑی میں رکاوٹ ڈال کر اور انہیں زخمی کر کے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہوگا۔"

(ہمارے پر زور دیں)

ٹرائل کورٹ نے مزید مشاہدہ کیا:

"چونکہ اس حقیقت کے بارے میں کافی ثبوت دستیاب نہیں ہیں کہ تمام پانچوں ملزم متوفی بھورا کی موت کا سبب بنے اور یہ کہ تمام پانچوں ملزم ایک ' کھمبے' سے باہر آئے تھے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے واقعے سے پہلے متوفی بھورا کو مارنے کے لیے غیر قانونی اسمبلی بنائی تھی۔لیکن 'مرپت' کے آغاز کے بعد انہوں نے (ملزم) متوفی بھورا کو شدید چوٹ پہنچائی۔

"جہاں تک بازیافتوں کا تعلق ہے، ٹرائل کورٹ نے صحیح طور پر اس پر یقین نہیں کیا اور مشاہدہ کیا:

"لہذا، مجھے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ تمام دس ملزموں کو 5.11.1981 پر گرفتار کیا گیا تھا اور 21.11.1981 پر ان کی گرفتاری سے متعلق ثبوت، اور 22.11.1981 پر افشاء بیانات اور ہتھیاروں کی بازیابی سب من گھڑت اور جھوٹے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ آئی او نے استغاثہ کے مقدمے کو مضبوط کرنے کے لیے اپنے جوش میں اس انداز میں کام کیا ہے۔"

6. تاہم، مذکورہ بالا تمام نتائج کو ریکارڈ کرنے کے باوجود، ٹرائل کورٹ نے پھر بھی اپیل گزاروں کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور آئی پی سی کی دفعہ 148 کے تحت جرائم کا مجرم قرار دیا اور عدالت عالیہ نے بھی ان کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کی۔ ہماری رائے میں جرم کی نوعیت کے سوال پر نیچے دی گئی دونوں عدالتوں کا نقطہ نظر ناقص اور غلط تھا۔

7. فاضل ٹرائل کورٹ کے نتائج کی بنیاد پر، جیسا کہ اوپر دیکھا گیا ہے، یہ بالکل واضح ہے کہ اپیل گزاروں کا ارادہ صرف متوفی کی بیل گاڑی میں رکاوٹ ڈال کر اسے چوٹ پہنچانا ہو سکتا تھا اور انہوں نے متوفی کی موت کا سبب بننے کا کوئی مشترکہ ارادہ یا اعتراض نہیں کیا تھا۔ کلہاڑی سے چوٹ پہنچانے کے بجائے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپیل گزاروں کو یہ احساس ہونا چاہیے تھا کہ چوٹیں اس کی موت کا سبب بن سکتی ہیں لیکن اس سے اپیل گزاروں کا معاملہ صرف آئی پی سی کی دفعہ 304 پارٹ II کے تحت آئے گا نہ کہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت۔

تاہم، بدقسمتی سے زیرِ غور معاملے میں، دفعہ 302 کے بجائے دفعہ 304 حصہ II لانے کی کوئی حقیقت پسندانہ حمایت نہیں ہے اور شواہد کی تعریف سے، ایک قطعی نتیجہ موجود ہے کہ استغاثہ دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھی گئی دفعہ 302 کے تحت الزامات قائم کرنے میں کامیاب رہا ہے اور اس کے مطابق تمام ملزم افراد کو اس طرح مجرم قرار دیا گیا اور اس کے علاوہ ملزم گگنڈ یو ساہنی، شیام نندن ساہنی اور ناگا ساہنی کو دفعہ 148 آئی پی سی کے تحت مجرم قرار دیا گیا جبکہ دوسرے ملزم راجندر ساہنی، مہادیو ساہنی، سیارام ساہنی، راجن ساہنی، رام بنود ساہنی، باچو ساہ منگل ساہنی، للن ساہنی، جیالال ساہ، گگنڈ یو ساہ اور مصافیر ساہنی کو آئی پی سی کی دفعہ 147 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے بطور پہلی اپیل عدالت شواہد سے نمٹتے ہوئے اس کی جانچ پڑتال کی اور اس طرح کی تعریف اور جانچ پڑتال پر فاضل سیشن جج کے اتفاق سے اپنے نتائج کو ریکارڈ کیا اور یہ اپیلوں کی حمایت میں اٹھائی گئی مخصوص عرضی کی وجہ سے ہے، ہم نے حقیقت میں ان شواہد کی جانچ پڑتال کی جن پر بھروسہ کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ یہ الزام میں تبدیلی اور اس کے نتیجے میں سزا میں کمی کی ضمانت دیتا ہے، لیکن ہمیں ڈر ہے کہ ریکارڈ پر موجود مواد پر ممکنہ طور پر اس کے ساتھ کوئی اتفاق نہیں ہو سکتا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سیشن ٹرائل میں کل 14 ملزم تھے جنہیں سیشن جج سیتامڑھی نے مجرم قرار دیا تھا اور 14 میں سے 6 ملزموں نے اپیل میں عدالت عالیہ کا رخ کیا، جسے خارج کر دیا گیا۔ تاہم، قابل ذکر بات یہ ہے کہ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران، اپیل کنندہ نمبر 2 سیارام ساہنی اور اپیل کنندہ نمبر 6 للن ساہنی کا انتقال ہو گیا، اس طرح عدالت عالیہ میں اپیل مذکورہ بالا اپیلیوں کے خلاف ختم ہو گئی۔ تاہم، مذکورہ بالا دو ملزموں کے حوالے سے اپیل میں تخفیف کی حقیقت کو نہ تو نمٹا گیا ہے اور نہ ہی عدالت عالیہ کے فیصلے میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ تاہم، ہم اس طرح کی تخفیف کو درج کرنا مناسب اور مناسب سمجھتے ہیں۔ یہ بھی نوٹ کیا جائے کہ یہاں اپیل کنندہ نمبر 9، باچو ساہنی بھی 14 جولائی 2001 کو اس عدالت کے سامنے اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران انتقال کر گئے۔

اس طرح اپیل کنندہ نمبر 9 کے خلاف اپیل بھی ختم ہو جاتی ہے۔ نتیجے میں اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور مسترد ہو جاتی ہیں۔ یہاں اپیل گزاروں کو سزا کا بقیہ حصہ پورا کرنا ہے۔

کے۔ کے۔ ٹی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document